بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جرعات

الحمدللہ کہ اس ملک میں جماعت اہلحدیث کی اجتماعی حیثیت میں پہلی جماعتی درسگاہ — الجامعۃ السلفیۃ — کا اجرا مشخص طور پر بمقام لائل پور عمل میں آگیا ہے اور انتہائی مسرت کا مقام ہے کہ جامعہ کو مشہور اہل علم محقق استاذ محترم حضرت مولانا حافظ محمد صاحب نفعنا اللہ الطالبین بعلومہ کی سرپرستی بحیثیت شیخ الجامعہ حاصل ہوگئی ہے۔

اور دوسری قابل مسرت یہ خبر ہے کہ مرکزی جمعیۃ کے صدر محترم جناب مولانا سید محمد داؤد صاحب غزنوی مدظلہ العالی نے بھی حسبۃً للہ ہر مہینہ دو سبقوں سے — ایک کتابی دوسرا محاضرہ — طلبائے جامعہ کو مستفیض فرمانے کا وعدہ فرما لیا ہے۔

یہاں یہ بات سمجھ لینی چاہیئے کہ الجامعۃ السلفیہ کا جماعت اہلحدیث کی نگرانی اور مرکزی جمعیۃ اہلحدیث کے انتظام میں ہونے کے یہ معنی نہیں کہ الجامعۃ السلفیہ یا اس کا نصاب جماعت اہل حدیث کے ساتھ مخصوص ہے حقیقت یہ ہے الجامعۃ السلفیہ کا تعلیمی نقشہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رحمہ اللہ تعالے کے تعلیمی نظریات پر ترتیب دیا گیا ہے جس میں قرآن حکیم، حدیث، فقہ کے علاوہ ان کے علوم خادمہ کو بھی ہر ایک کے مناسب برابر اہمیت دی گئی ہے۔

اور یوں بھی عملی طور پر دیکھا جائے تو جماعت کے مدارس میں حنفی مکتب فکر کے نہ صرف طلبا بلکہ اساتذہ تک بھی ہمیشہ سے موجود رہے ہیں۔ اور اس طرح کہ اہل حدیث ماحول کو انہوں نے کبھی اجنبی محسوس نہیں کیا ولیس الخبر کالعیان الجامعۃ السلفیہ بھی جماعتی روایات کا حامل ہے۔ اور اس وقت بھی مدرسہ فتحپوری دہلی کے ایک سابق صدر مدرس جناب مولانا شریف اللہ صاحب مدظلہ العالی اس کے عملہ شیوخ میں شامل ہیں۔

اس سلسلے میں اپنے اکابر کی خدمت میں کچھ عرض کرنے کو جی چاہتا ہے۔

(۱) الجامعۃ السلفیہ کے اساتذہ اور طلبا کو خلوص، عبادات و معاملات، وضع، ہیئت، لباس میں طرز بود و ماند میں سنن نبویہ کی پابندی اور سادہ معاشرت میں محدثین کرام کی روش پر چلنا ضروری ہے ہمارے ماضی قریب کے علما بھی سلف کی روایات کے حامل تھے۔

بلکہ الجامعۃ السلفیہ کے سارے عملے کے لیے سنن کی پابندی ضروری قرار دی جائے۔

(۲) چونکہ اس وقت، مدرسین، مبلغین اور خطباء کی سخت قلت ہے اس لئے نہایت ضروری ہے کہ جامعہ کی تعلیم میں حضرات اساتذہ اور طلباء عزیز کے یہ مقصد ہر لمحہ پیش نظر رہے

(۳) طلباء میں یہ تصور پختہ کیا جائے کہ وہ صرف اللہ تعالے کے لئے اور پھر اس کے دین کی تدریس و تبلیغ کے لئے علوم عربیہ کو نہایت محنت سے حاصل کریں جس پاکیزہ جذبے کے تحت اجلہ محدثین اپنی کتابوں کو حدیث انما الاعمال بالنیات سے شروع کرتے ہیں۔ اس پاک جذبے کو بکرات و مرات ان کے ایسا ذہن نشین کرنے کی کوشش کی جائے کہ موجودہ فاسد ماحول سے پیدا شدہ فاسد نظریۂ معاش ــ فکر روٹی ــ بالکل پچھلی صف میں چلا جائے۔

(۴) امتحانات یونیورسٹی کے سلسلے کی کسی چیز کو ــ گو وہ کیسے ہی پرفریب، اور جاذب عنوانوں سے ہو۔ جامعہ کی تعلیم کے قریب تک نہ پھٹکنے دیا جائے۔ بلکہ اس امر کی کڑی نگرانی ہونی چاہیئے کہ اس قسم کے رجحانات جنم ہی نہ لینے پائیں۔

(۵) تربیت کے لئے قرآن حکیم کے روزانہ درس کا التزام بہت ضروری ہے، ماضی قریب میں صبح کے درس قرآن کو اخلاقی اور علمی تربیت میں خاص دخل رہا ہے۔ یقین ہے کہ یہ شئی اب بھی مؤثر ہوگی۔ بشرطیکہ اسے استقلال اور مسلسل محنت کے ساتھ جاری رکھا جائے۔

(۶) معلوماتی مطالعہ کے لئے دار المطالعہ کا قیام نہایت ضروری ہے۔ جس کے لئے جامعہ کے بجٹ میں خاص گنجائش رکھی جانی چاہیئے ــ اس طرف توجہ نہ دی گئی تو طلباء عزیز میں علمی ذوق کی کمی رہے گی۔

(۷) معلوماتی مطالعہ میں سلیقہ اور ضبط ہونا چاہیئے۔ یعنی ایسے طریقے سے یہ مطالعہ کرایا جائے کہ اصل مقصد کے لئے معاون ہو۔ ورنہ یہی مطالعہ ذہنی انتشار کا اگر سبب بن جائے تو بجائے مفید ہونے کے مضر ہو سکتا ہے۔

(۸) معلوماتی مطالعے کا ایک خاص حصہ اسلاف کرام کی کتابیں اور ان کے تذکروں کا ہونا چاہیئے کیونکہ قرآن و حدیث کے بعد ائمۂ سنت کی تصانیف اور محدثین و صوفیائے کرام کے تذکروں سے دل درست ہوتے اور دماغ جلا پاتے ہیں۔ بخلاف عصر حاضر کی اکثر کتابوں کے کہ ان سے یہ مقصد نہ صرف کہ حاصل نہیں ہوتا بلکہ بسا اوقات اوجھل ہو جاتا ہے۔ یہ باتیں سرسری طور پر زبان قلم پر آگئی ہیں ورنہ

راقم جانتا ہے کہ اپنے بزرگوں کے سامنے ایسی باتیں کرنا لقمان کو حکمت سکھانے کی جسارت ہے۔

جامعہ کی تعمیر کا کام سرگرمی سے شروع ہوگیا ہے ہم سب کا فرض ہے کہ اس کی صوری و معنوی تکمیل میں اپنی مساعی تیز تر کر دیں۔ مدتوں کی تمناؤں کے بعد ایک چیز منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئی ہے۔ تو جماعت کے شان شایاں اس کی تکمیل ہونی چاہیئے۔ جس کے لئے زیادہ سے زیادہ سرمایہ پہلی ضرورت ہے ہماری جماعت میں بحمد اللہ ایسے افراد کی کمی نہیں جن کی تھوڑی سی نگہ التفات سے تعمیر کی بہت سی مشکلات حل ہوسکتی ہیں۔ ان تنصروا الله ينصركم ويثبت اقدامكم

المکتبۃ السلفیہ لاہور ایک مدت سے سنن نسائی کی طباعت میں مصروف تھا جس کے انتظار میں پاک و ہند کے بہت شائقین چشم براہ تھے۔ ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ اس کتاب کی طباعت ــــ اس کے حواشی "التعليقات السلفية على المجتبىٰ من السنن" سمیت ــــ پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی ہے۔ ولله الحمد۔ تعلیقات نویس چاہتا تھا کہ کتاب سے پہلے ایک مقدمہ ہو، مگر بعض ناگہانی حوادث کے پیش آجانے کی وجہ سے اس کی تحریر و تسوید عمل میں نہیں آسکی۔ اور صرف اس وجہ سے کتاب کی اشاعت کو موخر کرنا مناسب نہیں سمجھا گیا۔ تاہم ارادہ اس کے لکھنے کا ترک نہیں کیا گیا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مقدمہ ترتیب پاگیا تو اس میں فن سے متعلق بہت سے اہم مباحث ایک جگہ مرتب مل سکیں گے جو متفرق مقامات پر پھیلے ہوئے ہیں۔ بيده الامر وهو نعم المولىٰ ونعم النصير

یہ معلوم کر کے اصحاب علم و ذوق خوش ہوں گے کہ محترم فاضل مولانا ابوالحسن علی ندوی کی عربی نثر میں بلند پایہ کتاب مختارات من ادب العرب کا دوسرا ایڈیشن شائع ہوگیا ہے یہ کتاب اس قابل ہے کہ اسے مناسب جماعتوں کے نصاب میں داخل کیا جائے۔ یہ ہر حیثیت سے مقامات حریری وغیرہ سے بہتر اور برتر ہے۔ الجامعۃ السلفیہ کے نصاب کے مرتبین کو بھی اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔